بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

# الشافی

کتاب الحُجّہ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

# سینتیسواں باب

## رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

## (بابُ) ۳۷

### مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهٰذَا، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللهُ وَاللهِ مَا رَآهُ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدِرْعَهُ وَلَامَتَهُ وَمِغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمِغْلَبَةَ وَإِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْإِسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَمَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَ كَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

ابو سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیؒ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایتِ رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤدؑ ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسولؐ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں نے بھی پہنی پس یہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصّہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا أُنَازَعُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللهُ لَهُ يَداً عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عنہ ہیں یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر پہنچے گا اس شخص تک کہ کج ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور تھوڑی اس کے لئے (یعنی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کرینگے) پس جب مشیت الٰہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہو گیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پہ رکھے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الْمَتَاعِ سَيْفاً وَدِرْعاً وَعَنَزَةً وَرَحْلاً وَبَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرِثَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِب عليه السلام .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ،عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَخَطَّتْ وَلَبِسْتُهَا أَنَا فَفَضَلَتْ .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے رسول اللہ کی زرہ ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قد سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: السِّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا، مَدْفُوعٌ عَنْهُ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ كَانَ خَيْرَهُمْ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَى بِالثَّقَفِيَّةِ وَكَانَ قَدْ شَقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنُجِّدَ الْبَيْتُ[1] فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ

عُرْسِهِ رَمَى بِبَصَرِهِ فَرَأَى حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِسْمَاراً فَفَزِعَ لِذَلِكَ وَ قَالَ لَهَا : تَحَوَّلِي فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ مَوَالِيَّ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا مِنْهَا مِسْمَارٌ إِلَّا وَجَدَهُ مُصْرِفاً طَرَفُهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں دفع کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور رات میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی گئی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپؑ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپؑ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپؑ نے عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپؑ نے تلوار کے اوپر سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسولؐ دافع شر ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَمَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نُغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپؐ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپؑ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء ام سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علی بن الحسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

٨ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ: قُلْتُ : ثُمَّ صَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى ابْنِهِ ، ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ

فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسنؑ پھر حسینؑ علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر۔ فرمایا علی بن الحسینؑ، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؑ فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمَّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ مَنْ يُطِيقُكَ و أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ[1] قَالَ: فَأَطْرَقَ ﷺ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَتَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَتَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَتُنْجِزُ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَتَقْضِي دَيْنَهُ وَتَقْبِضُ تُرَاثَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَلِيَ ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ: تَخَتَّمْ بِهَذَا فِي حَيَاتِي ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمَ ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ ! عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ[2] وَ الدِّرْعِ وَالرَّايَةِ وَالْقَمِيصِ وَذِي الْفَقَارِ وَالسَّحَابِ وَ الْبُرْدِ وَالْأَبْرَقَةِ وَالْقَضِيبِ[3] قَالَ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِيءَ بِشُقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرَقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَاسْتَذْفِرْ[4] بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجَيْ نِعَالٍ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُمَا مَخْصُوفٌ وَالْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَالْقَمِيصَيْنِ: الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَالْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ: قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَقَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمَعِ وَقَلَنْسُوَةٍ كَانَ يَلْبَسُهَا وَيَقْعُدُ مَعَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَالدُّلْدُلِ وَالنَّاقَتَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ وَالْفَرَسَيْنِ: الْجَنَاحِ ـ كَانَتْ تُوقَفُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ـ وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُومُ ، وَالْحِمَارِ عُفَيْرٍ فَقَالَ :

اقْبِضْهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَاءَ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الْحِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَفَلِهِ ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هٰذَا الْحِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُهُمْ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذٰلِكَ الْحِمَارَ.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بلایا اور عباس سے فرمایا۔ چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کرسکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کرسکتا ہوں پھر فرمایا میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو ان کا حقدار ہوگا پھر فرمایا اے علیؑ! اے محمدؐ کے بھائی تم محمدؐ کے وعدے پورے کروگے اس کا قرضہ ادا کروگے اس کی میراث پر قابض ہوگے؟ آپؑ نے فرمایا! ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرتؐ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا لو اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرتؐ نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیص، ذوالفقار (تلوار) و عمامہ سحاب اور چادر ابرقہ اور چھڑی لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپؐ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا۔ اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامی اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ غضبا اور ناقہ قصوی اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامی جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے حیزوم نامی تھا یہ وہ تھا جس سے حضرتؐ فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے حیزوم، اور عفیر نامی گدھا تھا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑ ڈالی اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی خطمہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیرالمومنین سے مروی ہے کہ

ں گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوحؑ اس کے پاس آئے اور اس کے پیٹھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

# اڑتیسواں باب

## رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

## (بابُ) ۳۸

### اَنَّ مَثَلَ سِلَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَثَلُ التَّابُوْتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُوإِسْرَائِيلَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ اُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا اُوتِيَ الْإِمَامَةَ. (۱)

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں ان کو امامت ملی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ فَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکاتِ رسولؐ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں دار العلم ہے۔